



اس شخص نے مجھ پر میری تلوار کھینچی تھی، جب کہ میں سویا ہوا تھا میں بیدار ہوا تو یہ اس کے ہاتھ میں سونتی ہوئی تھی، اس نے کہا: اب آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے کہا: اللہ

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جب کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نجد کا سفر کیا، جب رسول اللہ ﷺ یہاں سے لوٹے، تو وہ بھی آپ ﷺ کے ہمراہ لوٹے اور لوگ دوپہر کے وقت گھنٹے خار دار درختوں کی ایک وادی میں پہنچے، رسول ﷺ یہاں اتر پڑے، (صحابہ بھی اتر گئے) اور تمام لوگ سایہ کی تلاش میں پھیل گئے، رسول اللہ ﷺ کیکر کے ایک درخت کے نیچے فروکش ہوئے اور آپ ﷺ نے اپنی تلوار اس سے لٹکا دی، ہم لوگ تھوڑی دیر ہی سوئے تھے کہ یکایک رسول اللہ ﷺ میں پکارنے لگے، تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک اعرابی (بدو) آپ ﷺ کے پاس آئے، آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے مجھ پر میری تلوار کھینچی تھی، جب کہ میں سویا ہوا تھا میں بیدار ہوا تو یہ اس کے ہاتھ میں سونتی ہوئی تھی، اس نے کہا: اب آپ ﷺ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے کہا: اللہ، اور تین مرتبہ کہا کہ اللہ بچائے گا آپ ﷺ نے اس دیکھتی کو کوئی سرزنش نہیں کی اور بیٹھ گئے (متفق علیہ) ایک دوسری روایت میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جنگ ذات الرقاع میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے پس جب ہم ایک گھنٹے سائے والے درخت کے پاس آئے تو ہم نے اس رسول اللہ ﷺ کے لیے چھوڑ دیا، مشرکین میں سے ایک شخص آیا اور رسول اللہ ﷺ کی درخت سے لٹکی ہوئی تلوار کھینچ لی اور کہا: تو مجھ سے ڈرتا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: نہیں، اس نے کہا: تجھے آج مجھ سے کون بچائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ!“ اور صحیح ابو بکر اسماعیلی کی روایت میں اس طرح ہے: دیکھتی نے کہا: تجھ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ، راوی کہتے ہیں (اتنا سننا تھا) کہ کافر کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی، آپ ﷺ نے تلوار اٹھالی اور فرمایا: (تو بتلا) تجھے، مجھ سے کون بچائے گا؟ کافر کہنے لگا: آپ بہتر تلوار پکڑنے والے ہوئے (یعنی احسان کیجیے)، آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے جواب دیا: نہیں، البتہ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں آپ سے لڑوں گا نہ آپ سے لڑنے والوں کا ساتھ دوں گا آپ ﷺ نے اس کا راستہ چھوڑ دیا، وہ اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور کہا: میں تمہارے یہاں سب سے اچھے انسان کے پاس سے آ رہا ہوں۔

[صحیح] [متفق علیہ]

اس حدیث میں جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے جب کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جبکہ کیا، اور یہ جنگ سیرت لکھنے والوں کے یہاں ذات الرقاع کے نام سے معروف و مشہور ہے جنگ سے لوٹتے وقت، آپ ﷺ دوپہر میں ایسی جگہ اترے، جہاں گھنٹے کاٹنے دار درخت تھے، اور لوگ بھی نبی ﷺ سے الگ ہو کر ایسی جگہ تلاش کرنے لگے جہاں سورج کی تپش سے بچ کر سایہ حاصل کر سکیں، اور رسول اللہ ﷺ ایک سایہ دار درخت کے نیچے فروکش ہوئے جس سے سمر یعنی کیکر کے ہاتھ جاتا ہے، اور آپ ﷺ نے اپنی تلوار اسی درخت سے لٹکا دی اور سو گئے، صحابہ کرام بھی سو گئے پھر جن لوگوں سے اس غزوے میں جنگ ہوئی تھی ان میں سے ایک دیکھتی چپکے سے آپ کے پاس آیا اور لوگوں کو اس کی بہنک بھی نہ پڑی، اس نے آپ کی تلوار نہایت خاموشی سے اٹھا لی، آپ ﷺ جاگ گئے، تلوار اس کے ہاتھ میں تھی اور وہ آپ ﷺ کو ڈراتے ہوئے کہا تھا: ”اگر میں تم کو قتل کرنا چاہوں تو تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ“، اور یہ جملہ تین مرتبہ فرمایا، اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے تجھ سے بچالے گا آپ ﷺ نے یہ جملہ پورے اعتماد و توکل اور بھروسہ کے ساتھ کہا آپ کو اللہ کے وعدے پر یقین تھا، کافر کے ہاتھ سے تلوار چھوٹ کر گر گئی، آپ ﷺ نے تلوار اٹھالی اور فرمایا: ”اب تجھے“ مجھ سے کون بچائے

گا؟“ یعنی اگر میں تجھ قتل کرنا چاہوں کافر کہہ لگا: (آپ اچھی طرح پکڑنے والے ہوئیے)، اس سے مراد عفو و در گذراور برائی کا بدلہ بھلائی سے دینے کے ہیں اس پر آپ نے فرمایا: کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے جواب دیا: نہیں، لیکن اس نے آپ سے نہ لڑنے اور اسی طرح آپ سے جنگ کرنے والوں کا ساتھ نہ دینے کا وعدہ کیا، آپ نے اس سے افضل و بہتر شخص کے پاس سے آیا ہوں اور اپنے ساتھیوں کے پاس واپس جا کر ان سے کہا: میں آج (دنیا کے) سب سے افضل و بہتر شخص کے پاس سے آیا ہوں اور حقیقت بھی یہی ہے کیوں کہ نبی اخلاق و کردار میں سب سے بہتر تھے، اور اللہ نے بھی اپنے اس فرمان کے ذریعے اس بات کی گواہی دی ہے: ”اے نبی تم سب سے بڑے اور عمدے اخلاق پر ہو“

<https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/6967>



النجاة الخيرية
ALNAJAT CHARITY

